مرزا عبدالقدوس

جہلم کی فیکٹری میں قادیانی سپروائزر نے قرآنی اوراق جلائے

جہلم میں واقع قادیانیوں کی ملکیت پاکستان چپ بورڈ نامی فیکٹری میں توہین قرآن کے واقعے کے حوالے سے مقدمے کے مدعی اور عینی شاہدین کا کہنا ہے کہ فیکٹری کے قادیانی سپروائزر قمر احمد طاہر نے قرآنی اوراق خود جلائے۔ اس موقع پر فیکٹری کے دو ورکرز نے احتجاج کیا تو انھیں ملازمت سے نکالنے اور چوری کے مقدمے میں بند کرانے کی دھمکی دی گئی۔ فیکٹری کا قادیانی مالک میجر (ر) مرزا نصیر احمد طارق اور فیکٹری کا ڈائریکٹر اس کا بیٹا مرزا علی بشیر بھی اس وقت فیکٹری میں موجود تھے۔ لیکن انھوں نے اس جانب کوئی توجہ نہیں دی جس سے اس شبہے کو تقویت ملتی ہے کہ یہ ان کی سوچی سمجھی سازش تھی۔ فیکٹری کے مسلمان ورکرز کا کہنا ہے کہ بروقت اطلاع دیے جانے کے باوجود پولیس اور انتظامیہ نے غفلت کا مظاہرہ اور توہین قرآن کے ملزمان کے خلاف فوری کارروائی نہیں کی اور بعد ازاں پولیس کی جانب سے طاقت کے استعمال پر لوگوں میں اشتعال بڑھا۔ مقامی ذرائع کا کہنا ہے کہ جہلم میں جی ٹی روڈ کے کنارے واقع پاکستان چپ بورڈ نامی فیکٹری کے مالکان اور چاروں انجینئر قادیانی ہیں۔ ۱۹۶۷ء میں قائم ہونے والی اس فیکٹری میں تقریباً پونے دو سو مزدور کام کرتے ہیں، جن میں بہت قلیل تعداد قادیانیوں کی ہے جبکہ بھاری اکثریت مسلمانوں کی ہے۔

واقعے کے حوالے سے عینی شاہدین نے ''امت'' کو بتایا کہ جمعرات کی سہ پہر ساڑھے تین بجے نارووال کے رہائشی قادیانی سپروائزر قمر احمد طاہر کی نگرانی میں بوائلر میں کوڑا کرکٹ اور ردی کاغذ جلائے جا رہے تھے۔ قمر احمد نے ایک مزدور سے چند تھیلے مزید منگوائے اور انھیں خود جلانا شروع کر دیا، ان تھیلوں میں قرآنی اوراق تھے۔ اس موقع پر موجود فیکٹری ورکرز حماد الحسن، توقیر رسول، ندیم اور سعود نے چلا کر کہا کہ یہ تو سورۃ یٰسین ہے۔ لیکن قادیانی سپروائزر نے اوراق کو آگ میں جھونک دیا۔ لڑکوں نے ایک نسخے کو آگ سے اچک لیا۔ عینی شاہدین کے مطابق سورۃ یٰسین کا یہ جلا ہوا نسخہ اب پولیس کے پاس موجود ہے۔ اس سے پہلے ردی کی آڑ میں کیا جلایا گیا، اس کا صحیح اندازہ نہیں۔ ان مزدور لڑکوں نے جب شور کیا تو قمر طاہر نے ان کو دھمکیاں دے کر باہر نکال دیا۔ اسی دوران فیکٹری کے بیرونی گیٹ سے ڈرائیور بشارت حسین گاڑی لے کر داخل ہوا۔ سعود اور دیگر ورکرز نے بشارت کو صورت حال سے آگاہ کیا۔ بشارت فیکٹری کے اندر پہنچا تو قرآنی اوراق جلانے کا سلسلہ جاری تھا۔ بشارت نے ۴ بج کر ۲۰ منٹ پر پولیس کو اپنے موبائل سے کال کی اور فیکٹری میں قرآنی اوراق جلانے کے بارے میں آگاہ کیا۔ اس پر قمر طاہر سٹپٹا گیا اور اس نے دو تھیلے فوراً فیکٹری میں واقع اپنی عبادت گاہ میں رکھوانے کے لیے بھجوا دیے۔ تقریباً ۱۵ منٹ بعد پولیس آ گئی۔ بشارت حسین اور دیگر افراد نے سورۃ یٰسین کا جلا ہوا نسخہ

دیگر اوراق پولیس کے حوالے کیے اور بتایا کہ جلانے کے لیے لائے گئے دو تھیلے قمر نے اپنی عبادت گاہ بھجوا دیے ہیں۔ پولیس نے اندر جا کر وہ تھیلے بھی تحویل میں لے لیے اور قادیانی سپروائزر قمر احمد طاہر کو حراست میں لے کر تقریباً پونے چھ بجے واپس چلی گئی۔ ذرائع کے مطابق شام چھ بجے شفٹ ختم ہونے کے بعد جب مسلمان مزدور فیکٹری سے باہر نکلے تو انھیں قرآن کریم کے جلائے جانے کا علم ہوا اس پر مزدور مشتعل ہوگئے اور انھوں نے احتجاج شروع کر دیا۔ تھوڑی ہی دیر میں افسوسناک واقعے کی اطلاع ملنے پر قریبی دیہات اور آبادیوں سے بھی لوگ وہاں جمع ہوگئے۔ عینی شاہدین کے مطابق اگر انتظامیہ اور پولیس فوری طور پر ملزمان کے خلاف کارروائی کرتی تو ہنگامہ آرائی نہ ہوتی۔ بعدازاں مظاہرین کے خلاف طاقت کے استعمال سے لوگوں میں اشتعال بڑھا۔ عینی شاہدین کا کہنا ہے کہ فیکٹری کا مالک مرزا نصیر طارق، واقعے کے بعد شام ساڑھے پانچ بجے ہی اسلام آباد روانہ ہو چکا تھا جہاں اس کی فیملی رہائش پذیر ہے۔ البتہ اس کا بیٹا مرزا علی بشیر فیملی سمیت اندر ہی موجود تھا۔ پولیس نے رات ساڑھے گیارہ بجے اسے بحفاظت باہر نکالا۔ عینی شاہدین کا کہنا ہے کہ یہ واقعہ سراسر پولیس اور انتظامیہ کی غفلت سے پیش آیا، اگر پولیس رات ساڑھے پانچ، پونے چھ بجے واپس جانے کی بجائے فیکٹری کو اپنی تحویل میں لے لیتی اور شفٹ ختم ہونے کے بعد تمام ملازمین کو توہین قرآن کے ملزمان کے خلاف سخت کارروائی کا یقین دلا کر گھروں کو بھیج دیتی فیکٹری کو نقصان سے بچایا جاسکتا تھا۔ تاہم ہزاروں مشتعل افراد نے فیکٹری میں داخل ہو کر اس کے بیشتر حصوں کو آگ لگا دی۔ ذرائع کے مطابق فیکٹری کا ۷۰ فیصد حصہ جل گیا ہے اور آٹھ گاڑیوں کو نقصان پہنچا ہے۔ جبکہ فیکٹری کا رہائشی حصہ جہاں دیگر کئی خاندانوں کے علاوہ مرزا علی بشیر کی فیملی بھی رہائش پذیر ہے، وہ مکمل طور پر محفوظ رہا اور کسی شخص یا گھر کو معمولی گزند بھی نہیں پہنچی۔ ادھر ڈی پی او جہلم مجاہد اکبر خان نے جماعت احمدیہ کے ترجمان کے اس بیان کی پرزور تردید کی ہے کہ بعض لوگوں کو بھی آگ میں جلایا گیا جلانے کی کوشش کی گئی۔ انھوں نے کہا کہ رہائشی حصے میں کسی کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔ ذرائع کے مطابق جب مظاہرہ شروع ہوا تو اے ڈی سی جہلم عمران رضا عباسی اور دیگر حکام نے مظاہرین سے مذاکرات کیے جو ناکام رہے۔ اس کے بعد پولیس نے شدید شیلنگ شروع کر دی جس پر مظاہرین مشتعل ہو کر فیکٹری میں گھس گئے اور آگ لگا دی۔ مظاہرین نے رات نو بجے جی ٹی روڈ بھی بند کر دی۔ اسی دوران کالا گوجراں میں ایک قادیانی عبادت گاہ کو بھی نشانہ بنانے کی کوشش کی گئی ہے، جسے پولیس نے ناکام بنا دیا۔ سول انتظامیہ جب مظاہرین کو کنٹرول کرنے میں ناکام ہوگئی تو رات تین بجے رینجر اور پولیس کی مزید نفری کو طلب کیا گیا۔ وہ گھنٹے کی کوشش اور مذاکرات کے بعد صبح پانچ بجے جی ٹی روڈ پر ٹریفک بحال کرائی گئی۔ اس دوران راولپنڈی اور دوسری جانب لاہور کی طرف گاڑیوں کی میلوں لمبی لائنیں لگ گئی تھیں۔ اگلے دن جمعہ کو بھی شہر میں شدید اشتعال رہا۔ جی ٹی روڈ اور فیکٹری

کے اطراف فوجی گاڑیاں اور جوان حرکت گشت کرتے رہے۔ تاہم مجموعی طور پر ماحول پرسکون رہا۔ کل ہفتہ کو پولیس کا فیکٹری کے گرد حصار موجود تھا۔ لیکن اب جہلم مکمل طور پر امن ہے۔ واقعے کے مرکزی ملزم قمر احمد طاہر کے خلاف تھانہ صدر جہلم میں زیر دفعہ 295-B کے تحت ایف آئی آر نمبر 528 درج کر لی گئی ہے اور ملزم کو عدالتی ریمانڈ پر جیل بھجوا دیا گیا۔ اس مقدمے کے مدعی ڈرائیور بشارت حسین نے ''امت'' کو بتایا کہ جب مزدور لڑکوں نے انھیں قرآنی اوراق جلانے کے بارے میں بتایا تو انھوں نے فیکٹری کے اندر جا کر ساری صورت حال خود دیکھنے کے بعد پولیس کو اطلاع دی۔ بشارت کا کہنا تھا کہ انھوں نے قانونی راستہ اختیار کیا اور ذاتی طور پر کسی کو اشتعال نہیں دلایا۔ جب پولیس آئی تو مزدور لڑکوں نے پولیس کو بھی سارا واقعہ بتایا کہ کس طرح قمر طاہر نے انھیں ملازمت سے نکالنے اور ان کے خلاف چوری کا مقدمہ درج کرانے کی دھمکی دی۔ بشارت حسین نے کہا کہ اگر پولیس ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے وہاں موجود رہتی تو مشتعل افراد کے ہاتھوں فیکٹری کو نقصان سے بچایا جا سکتا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ جب مزدوروں اور عام لوگوں کے علم میں یہ افسوسناک واقعہ آیا تو ان کا اشتعال فطری تھا۔

واقعے کے بارے میں ''امت'' سے گفتگو کرتے ہوئے مجلس احرار کے مرکزی سیکریٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا کہ قرآن کریم اور شعائرِ اسلام کی توہین قادیانیوں کا وطیرہ ہے۔ اس طرح اشتعال انگیز واقعات کا مقصد ختم نبوت کا قانون ختم کرانا ہے اور یہ عالمی سازش ایک عرصے سے جاری ہے۔ تاہم بدقسمتی یہ ہے کہ یہ قانون تو موجود ہے لیکن اس پر عمل نہیں ہو رہا۔ عبداللطیف خالد چیمہ کا کہنا تھا کہ جب قادیانی ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی اللہ کی آخری کتاب ''قرآن کریم'' پر یقین نہیں رکھتے تو اسے اپنے پاس کیوں رکھتے ہیں۔ ان کی تو اپنی ''تذکرہ'' نامی کتاب ہے۔ انھوں نے کہا کہ لوگوں نے قرآن کی توہین پر مظاہرہ کیا۔ لیکن اس موقع پر انتظامیہ نے تحمل سے صورتحال کو کنٹرول کرنے کے بجائے طاقت استعمال کی جس سے اشتعال پیدا ہوا اور ردعمل میں فیکٹری کے بعض حصوں کو آگ لگی۔

(مطبوعہ: روزنامہ امت کراچی، ۲۳ر نومبر ۲۰۱۵ء)

الغازی مشینری سٹور
ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن، سپیئر پارٹس
تھوک و پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں
بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان 064-2462501